© rasailojaraid.com

مسند سعد بن ابی وقاص

ایک تعارف

ڈاکٹر محمد عتیق الرحمٰن☆

یہ عربی کتاب ۱۹۸۷ء میں بیروت سے شائع ہوئی ہے، اس کے مؤلف تیسری صدی ہجری کے معروف عالم اور حافظِ حدیث ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم بن کثیر الدورقی البغدادی ہیں، جو یحییٰ بن معین، اسحاق بن راہویہ اور امام احمد بن حنبل کے معاصر، ابن ماجہ، ابوداؤد اور امام ترمذی کے شیخ (استاد) ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ دور حاضر کے معروف عالم شیخ عامر حسن صبری نے اس کی تدوین کی ہے، جس کو انہوں نے احادیث کی تخریج، رجال کی تحقیق، غریب وضعیف روایات کی وضاحت کے ساتھ مرتب کیا ہے اور جدید تحقیقی اصول وضوابط کی روشنی میں پیش کیا ہے، جو درحقیقت تدوین حدیث کی تاریخ میں ایک اہم اضافہ ہے۔ انہوں نے کتاب کے شروع میں ایک مفید اور معلوماتی مقدمہ بھی لکھا ہے، جو کتاب کا بہترین تعارف ہے۔

مندرجہ ذیل سطور میں اس کا ترجمہ وتلخیص پیش خدمت ہے۔ اس کے علاوہ کچھ ضروری معلومات مثلاً حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات اور مسند کے ابواب کی تفصیلات اپنی طرف سے کی گئی۔

کتاب کا تعارف

یہ کتاب دراصل ۲۴۸ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں چند صفحات تو مؤلف کے حالات، اسلوبِ بیان، فہرستِ احادیث وروات وغیرہ پر محیط ہیں۔ بقیہ صفحات میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی مرویات ہیں، یہ حصہ دراصل ص ۲۱ سے شروع ہوکر ص ۲۲۱ پر ختم ہوتا ہے، اس

☆ خدابخش لائبریری پٹنہ، انڈیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں تین جز ہیں۔

پہلے جز میں جابر بن سمرہ، ابن عباس، عامر بن سعد اور مصعب بن سعد کی روایات ہیں، جو انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے بیان کی ہیں۔اس جز میں کل ۴۴/احادیث ہیں۔

دوسرے جز میں عمر بن سعد، ابراہیم بن سعد، محمد بن سعد، یحییٰ بن سعد اور عائشہ بنت سعد کی روایات ہیں۔اس جز میں کل ۴۸/احادیث ہیں۔

تیسرے جز میں سعید بن المسیب اور بقیہ کچھ دوسرے راویوں کی روایات ہیں، جو کل تعداد میں ۴۴ ہیں۔اس طرح پوری مسند میں احادیث کی تعداد ۱۳۶ ہوتی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کبار صحابۂ کرام میں شمار ہوتے ہیں، انہوں نے سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا اور غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔اسلام کے بڑے سپاہیوں اور اس کے جاں نثاروں میں سے تھے، انہوں نے عرب و ایران کی جنگِ قادسیہ میں شاندار کامیابی حاصل کرتے ہوئے ایرانیوں کو شکست دی تھی۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی فراست اور جنگی تجربات سے نہایت متاثر تھے۔آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشرۂ مبشرہ میں ان کا بھی نام آتا ہے۔المدائنی اور دیگر اہلِ علم نے فرمایا ہے کہ ان کی وفات سن ۵۵ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

حدیثِ نبوی کی روایات کے لحاظ سے ان کا مقام نہایت اہم ہے، اکابر صحابہ میں ان کا شمار تھا، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام میں حضرت ابن عمرؓ حضرت عائشہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت جابر بن سمرہؓ نے ان سے روایت کی ہے، اس کے علاوہ تابعین میں شعبہ، ابن عیینہ، ابن المسیب، زہری، یحییٰ بن سعید اور ابن عبیدہ رحمہم اللہ وغیرہ نے ان سے احادیث بیان کی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں تیرہ اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں اٹھارہ روایتیں ان سے نقل کی ہیں۔(۱) مسند بقی بن مخلد میں ان سے دوسو ستر احادیث مروی ہیں۔ان کی مرویات کا سب سے اہم مجموعہ مسند سعد بن ابی وقاص ہے، جس پر اگلے صفحات میں تفصیل کے ساتھ گفتگو ہوگی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مؤلفِ کتاب حافظ ابو عبداللہ احمد بن ابراہیم الدورقیؒ

نام و نسب اور کنیت

آپ کا نام احمد بن ابراہیم بن کثیر بن زید بن افلح بن منصور بن مراحم العبدی مولیٰ عبدالقیس ہے۔کنیت ابوعبداللہ اور نسبتی نام البغدادی، النکری الدورقی ہے۔النکری خاندان عبدقیس کی ایک شاخ بنی نکر کی طرف نسبت ہے،''الدَّوْرَقی'' اسے بہ طور لقب اختیار کرنے کے سلسلے میں چند اقوال بیان کئے گئے ہیں:

۱۔ایک قول یہ ہے کہ اہواز کے مضافات میں ایک شہر دورق کی طرف نسبت ہے۔

۲۔دوسرا قول یہ ہے کہ الدورقی لمبی ٹوپیوں کی صنعت کی طرف منسوب ہے۔

۳۔تیسرا قول یہ ہے کہ آپ کے والد اپنے زمانے کے معروف صوفی اور بزرگ تھے، اس دور میں عام طور پر زہد وتقویٰ اختیار کرنے والے کو''دورقی'' کہا جاتا تھا۔

ان تینوں اقوال میں سے سب سے زیادہ مناسب تیسرا قول ہے، کیوں کہ علامہ سمعانی نے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن احمد نے فرمایا کہ میں نے احمد بن الدورقی سے پوچھا کہ آپ کو دورقی کیوں کہا جاتا ہے؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ اس دور میں جب کوئی نوجوان زہد وتقویٰ کی راہ اختیار کرتا اور اس کی طرف اس کا زیادہ میلان دیکھا جاتا تو اس کو''دوارقہ'' سے موسوم کیا جاتا تھا، میرے والد بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے جو زہد وتقویٰ کی راہ پر گامزن تھے، اس لئے انہیں الدورقی کہا گیا ہے۔(۲)

پیدائش و وفات

تاریخِ ولادت متعین طور پر معلوم نہیں، ورنہ کتبِ مراجع کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت ۱۶۸ھ میں ہوئی اور وفات ۲۳ رشعبان ۲۴۶ھ میں سامرا میں ہوئی۔

حصولِ علم اور تعلیم وتربیت

امام دورقی کی پرورش و پرداخت کے سلسلے میں کتبِ مراجع خاموش ہیں، تاہم ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے بچپن ہی سے علم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔ مسند سعد میں آپ نے محمد بن حمید

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

العمری البغدادی (م:۱۸۲ھ) سے روایت بیان کی ہے، اس وقت آپ کی عمر چودہ برس تھی۔ آپ نے ھشیم بن بشیر (م:۱۸۳ھ) سے بھی روایت بیان کی ہے، اس وقت آپ پندرہ سال کے تھے۔ اس طرح جریر بن عبدالحمید الضبی (م:۱۸۸ھ) سے روایت بیان کی ہے، اس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی۔

امام دورقی کا زمانہ علم وفن کی ترقی اور مذہبی آگہی کے لحاظ سے نہایت شان دار اور اہم دور سمجھا جاتا ہے، کیوں کہ اسی دور میں بڑے بڑے حفاظِ حدیث، محدثین اور چوٹی کے نقاد و محققین پیدا ہوئے، مثلاً وقیع بن الجراح، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن سعید القطان، علی بن المدینی، علی بن الجعد، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ وغیرہم۔

شیوخ

امام دورقی نے اپنے دور کے بہترین اساتذہ اور علمائے حدیث کی شاگردی اختیار کی۔ ایسے اساتذہ اور علمائے حدیث تھے جن کا حفظ واتقان مسلّم تھا، جو اپنے دور کے معروف اور مستند میں شمار ہوتے تھے۔ مسند سعد میں ان کے اساتذہ کی تعداد ۵۶ ملتی ہے جو بغداد، بصرہ، کوفہ، واسط، مصیصہ وغیرہ کے رہنے والے تھے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ ابراہیم بن المنذر الحزامی (م:۲۳۶ھ)

۲۔ ابراہیم بن مہدی المصیصی (م:۲۲۵ھ)

۳۔ احمد بن عبداللہ بن یونس الکوفی (م:۲۲۷ھ)

۴۔ اسحاق بن یوسف الازرق الواسطی (م:۱۹۵ھ)

۵۔ اسماعیل بن ابراہیم بن علتیہ البصری (م:۱۹۳ھ)

۶۔ بکر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ الانصاری، ابوعبداللہ الکوفی القاضی (م:۲۱۹ھ)

۷۔ بہز بن اسد، ابوالاسود البصری (م: بعد ۲۰۰ھ)

۸۔ جریر بن عبدالحمید الضبی (م:۱۸۸ھ)

۹۔ حجاج بن محمد المصیصی، ابومحمد الاعور (م:۲۰۶ھ)

۱۰۔ حماد بن اسامہ، ابواسامہ الکوفی (م:۲۰۱ھ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۱۔خالد بن مخلد البجلی القطوانی الکوفی (م:۲۱۳ھ)

۱۲۔خلف بن الولید الازدی

۱۳۔روح بن عبادہ بن العلاء القیسی، ابومحمد البصری (م:۲۰۷ھ)

۱۴۔سلیمان بن داؤد، ابوداؤد الطیالسی البصری (م:۲۰۴ھ)

۱۵۔شبابہ بن سوار الفزاری (م:۲۰۶ھ)

۱۶۔شجاع بن ولید بن قیس السکونی الکوفی (م:۲۰۴ھ)

۱۷۔صفوان بن عیسیٰ الزہری (م:۲۰۰ھ)

۱۸۔عبداللہ بن عبدالرحمٰن

۱۹۔عبداللہ بن عبدالغفار

۲۰۔عبداللہ بن مسلمۃ بن قعنب القعنبی (م:۲۲۱ھ)

۲۱۔عبداللہ بن ابی موسیٰ

۲۲۔عبداللہ بن نمیر، ابوہشام الکوفی (م:۱۹۹ھ)

۲۳۔عبدالرحمٰن بن عبداللہ

۲۴۔عبدالرحمٰن بن المبارک الطغاوی البصری

۲۵۔عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوسعید البصری (م:۱۹۸ھ)

۲۶۔عبدالسلام بن مطہر، ابوظفر البصری (م:۲۱۴ھ)

۲۷۔عبدالصمد بن عبدالوارث بن سعید، ابوسہل البصری (م:۲۰۷ھ)

۲۸۔عبدالکبیر بن عبدالمجید، ابوبکر الحنفی البصری (م:۲۰۴ھ)

۲۹۔عبدالملک بن عمرو، ابوعامر العقدی (م:۲۰۵ھ)

۳۰۔عبیداللہ بن محمد بن عائشہ العرشی (م:۲۲۸ھ)

۳۱۔عبیداللہ بن موسیٰ العبسی، ابومحمد الکوفی (م:۲۱۳ھ)

۳۲۔عثمان بن عمر بن فارس العبدی البصری (م:۲۰۹ھ)

۳۳۔عفان بن مسلم البصری (م:۲۱۹ھ)

۳۴۔علی بن اسحاق المروزی (م:۲۱۳ھ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۵۔العلاء بن عبدالجبار العطار البصری ثم المکی (م:۲۱۲ھ)

۳۶۔عمر بن حفص بن غیاث الکوفی (م:۲۲۲ھ)

۳۷۔عمرو بن عون بن اوس، ابوعثمان البزار البصری (م:۲۲۵ھ)

۳۸۔الفضل بن دُکین، ابونُعیم الکوفی (م:۲۱۹ھ)

۳۹۔قتیبہ بن سعید البغلانی (م:۲۴۰ھ)

۴۰۔محمد بن حمید، ابوسفیان المعمری البغدادی (م:۱۸۲ھ)

۴۱۔محمد بن خازم، ابومعاویہ الضریر الکوفی (م:۱۹۵ھ)

۴۲۔محمد بن الصباح الدولانی، ابوجعفر البغدادی (م:۲۲۷ھ)

۴۳۔محمد بن عبداللہ بن الزبیر، ابواحمد الکوفی (م:۲۰۳ھ)

۴۴۔محمد بن الفضیل بن غزوان الضبی الکوفی (م:۱۹۵ھ)

۴۵۔محمد بن یزید الکلاعی الواسطی (م:۱۹۰ھ)

۴۶۔مکی بن ابراہیم بن بشیر البلخی (م:۲۱۵ھ)

۴۷۔موسیٰ بن اسماعیل المنقری، ابوسلمہ التبوذکی (م:۲۲۳ھ)

۴۸۔ہاشم بن القاسم بن مسلم، ابوالنضر البغدادی (م:۲۰۷ھ)

۴۹۔ ہشیم بن بشیر السلمی الواسطی (م:۱۸۳ھ)

۵۰۔وکیع بن الجراح بن ملیح الرؤاسی، ابوسفیان الکوفی (م:۱۹۸ھ)

۵۱۔وہب بن بقیہ بن عثمان، ابومحمد الواسطی (م:۲۳۹ھ)

۵۲۔وہب بن جریر بن حازم، ابوعبداللہ الازدی البصری (م:۲۰۶ھ)

۵۳۔ یزید بن ہارون بن زاذان السلمی، ابوخالد الواسطی (م:۲۰۶ھ)

۵۴۔ یعلیٰ بن عبید بن ابی امیہ، ابویوسف الطنافسی الکوفی (م: کچھ اوپر ۲۰۰ھ)

۵۵۔یوسف بن بہلول الانباری الکوفی (م:۲۱۸ھ)

۵۶۔یوسف بن یعقوب السدوسی، ابویعقوب السلعی البصری (م:۲۰۱ھ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تلامذہ

امام دورقی نے حدیثِ نبوی کے درس وتدریس کی طرف خصوصی توجہ دی تھی، یہی وجہ ہے کہ ان کے تلامذہ کی کثرت نظر آتی ہے، ان میں کچھ ایسے علماء بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جو آگے چل کر اپنے وقت کے جید عالم، محدث اور امام حدیث ہوئے، جن کی مرتب کی ہوئی کتابیں آج بھی پوری علمی دنیا میں مشہور ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں:

۱۔ مسلم بن الحجاج النیشاپوری، آپ نے اپنی ''صحیح'' میں امام دورقی سے روایت کی ہے۔

۲۔ سلیمان بن اشعث، ابوداوٗد السجستانی۔

۳۔ محمد بن عیسیٰ، ابوعیسیٰ الترمذی۔

۴۔ محمد بن یزید بن ماجہ۔

۵۔ عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابوالقاسم البغوی البغدادی۔

۶۔ بقی بن مخلد الاندلسی۔

۷۔ ابن ابی الدنیا عبداللہ بن محمد بن عبید البغدادی۔

۸۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل۔

۹۔ محمد بن محمد بن بدر الباہلی (مسند سعد کے راوی)

علمائے کرام کے توصیفی کلمات

مختلف علمائے کرام وائمہ حدیث نے آپ کی تعریف کی ہے، آپ کے اعلیٰ فہم وذکا اور حدیث دانی کی ثناخوانی کی ہے۔ چناں چہ شیخ خلیل نے ''الارشاد'' میں آپ کے بارے میں فرمایا:

ثقة، متفق عليه (۳)

آپ ثقہ اور متفق علیہ ہیں۔

ابوحاتم رازی نے آپ کو صدوق (۴) کہا ہے، علامہ العقیلی نے ثقہ (۵) قرار دیا ہے اور ابن حبان نے آپ کا تذکرہ ثقات (۶) میں کیا ہے۔ یعقوب بن اسحاق الہروی نے کہا: میں نے صالح بن محمد (جزرہ) سے یعقوب اور احمد دورقی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

كان أحمد أكثرهما حديثاً وأعلمهما بالحديث، وكان يعقوب يعني

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

أخاه أسندهما و كانا جميعاً ثقتين (۷)

ان دونوں میں احمد کے پاس حدیث کا زیادہ ذخیرہ تھا اور وہ اس کے بڑے عالم تھے، جب کہ یعقوب (احمد کے بھائی) کا درجہ علم اسناد میں ان سے زیادہ بڑھا ہوا تھا اور دونوں ہی ثقہ تھے۔

علامہ ذہبی نے فرمایا:

الحافظ الكبير المجود (۸)

آپ بڑے اچھے حافظِ حدیث تھے۔

تصانیف

امام دورقی نے متعدد تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، جو نہایت مفید اور اہم ہیں۔ علامہ ذہبیؒ نے السیر میں لکھا ہے:

كان حافظا، يقظا، حسن التصنيف

آپ بے دار مغز، حافظ اور عمدہ مصنف تھے۔

علامہ ذہبیؒ نے التذکرہ میں مزید فرمایا:

صنّف و جمع، و كان حافظا فهما حسن التاليف (۹)

آپ نے تصنیف اور جمعِ (احادیث) کا کام کیا، آپ زود فہم حافظ اور عمدہ تصنیف والے تھے۔

العبر میں مزید فرمایا:

صنّف التصانيف (۱۰)

آپ نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔

امام دورقی کی جن تصانیف کا نام تذکروں میں ملتا ہے، وہ حسب ذیل ہیں، مگر سوائے مسند سعد بن ابی وقاص کے ان کی اور کوئی تصنیف ہم تک نہیں پہنچ سکی ہے:

۱۔ **كتاب سيرة عمر بن عبد العزيزؒ وزهدهٗ** یہ پانچ حصوں میں ہے، اس کتاب کا تذکرہ ابن خیر نے اپنی پڑھی ہوئی کتابوں کے ضمن میں اپنی فہرست میں کیا ہے اور اس کتاب کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روایت بقی بن مخلد کے واسطے سے امام دورقی سے کی ہے۔ابن حجر نے بھی تغلیق التعلیق میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔(۱۱)

۲۔کتاب زھد ابن سیرین وایوب ووھیب بن الورد وابراھیم بن ادھم وسلیمان الخواص،ابن خیر نے اس کا تذکرہ بقی بن مخلد کی روایت سے اپنی فہرست میں کیا ہے۔(۱۲)

۳۔مسند علی بن ابی طالب،علامہ ابن حجر نے التلخیص الخبیر اور شیخ متقی الہندی نے کنز العمال میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔(۱۳)

۴۔المسند،ابن حجرؒ نے اس کا تذکرہ ''النکت الظراف''میں کیا ہے۔(۱۴)

۵۔مسند سعد بن ابی وقاص،جس کا تفصیلی بیان آگے آرہا ہے۔

مسند سعد بن ابی وقاص۔اسلوبِ تحریر

امام دورقی نے اس مسند میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سعد بن ابی وقاص کی بیان کردہ احادیث کو یک جا کرنا چاہا ہے،جیسا کہ مسانید کی تالیف میں محدثین کرام کا طریقہ رہا ہے کہ ہر صحابی کی مرویات علیحدہ علیحدہ جمع کر دی جاتی ہیں،خواہ ان کے موضوعات مختلف ہوں، خواہ صحیح ہوں،حسن ہوں یا ضعیف ہوں۔انہوں نے اس کتاب میں جو اسلوبِ تحریر اختیار کیا ہے وہ یہ ہے:

۱۔اس کتاب میں حضرت سعد بن ابی وقاص سے صحابہ کرام اور تابعین کے حوالے سے احادیث بیان کی گئی ہیں،مثلاً صحابہ کرام میں جابر بن سمرہؓ،عبداللہ بن عباسؓ،السائب بن یزید کے حوالے سے احادیث بیان کی گئی ہیں اور تابعین میں عامر، مصعب، عمر، ابراہیم، یحییٰ، محمد وعائشہ (حضرت سعد کی اولاد)،سعید بن المسیب،ابوعثمان النہدی،عامر بن خارجہ بن سعد،الحسن البصری،ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف،ابوبکر عرفطہ،دینا القراظ،ذکوان السمان،زید بن عیاش، سلیمان بن ابی عبداللہ،عبداللہ بن حبیب السلمی،عبداللہ بن السائب بن ابی نہیک،غنیم بن قیس، مجاہد بن جبیر،محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لبیبہ،محمد بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل اور معاذ المکی کے حوالے سے روایات تحریر کی گئی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۔اس مسند میں امام دورقی کا اصول یہ ہے کہ وہ اُن احادیث کو بیان کرتے ہیں جو حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہیں، مگر بعض جگہ اس کے خلاف بھی کیا ہے، اس بنا پر چھ احادیث حضرت سعدؓ کی بہ جائے دوسرے صحابہؓ سے بیان کی گئی ہیں، وہ یہ ہیں:

حدیث نمبر ۱۴ حضرت عائشہؓ سے، ۳۶ / ابن عباسؓ سے، ۹۳ / ابن مسعود سے، ۹۴ عبداللہ بن عمرو العاصؓ سے، ۱۰۶ / ابو ہریرہؓ سے اور ۱۲ / امام زہریؒ سے۔ اسی طرح دو حدیثیں ایسی مذکور ہیں جنہیں حضرت سعدؓ خولہ بنت حکیم کے واسطے سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو احادیث نمبر ۱۰۸ اور ۱۰۹ پر ملیں گی۔ اس کے علاوہ اس مسند کے راوی نے ایک حدیث اور ایک اثر امام مالک بن انسؒ کی روایت سے بیان کیا ہے، جب کہ اس کی سند میں امام دورقی کا نام نہیں ملتا، یہ احادیث ۱۰۵ اور ۱۰۷ نمبر پر مذکور ہیں۔

۳۔مسند سعد میں ۱۳۴ / احادیث بیان کی گئی ہیں، زیادہ تر حدیثیں مرفوع ہیں یا مرفوع کے حکم میں ہیں، مگر چار آثار بھی ہیں، دو آثار حضرت سعد سے مروی ہیں جو حدیث ۶۶ اور ۱۳۴ پر ملیں گے، ایک اثر عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے جو حدیث ۹۴ پر واقع ہے اور ایک امام زہریؒ سے جس کا حدیث نمبر ۱۲ ہے۔

۴۔مصنف نے اپنی مرویات میں صحت کا التزام نہیں کیا ہے، اس سلسلے میں وہ دوسرے اصحابِ مسانید، سنن و معاجم سے مختلف نہیں ہیں، تاہم یہ حضرات مطعون بھی نہیں ہو سکتے، کیوں کہ یہ لوگ احادیث اسانید کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور حدیث کے لئے شرح کر کے سند کا وہی درجہ ہے جو آدمی کے لئے نسب کا۔

تلاش و تحقیق کے بعد واضح ہوتا ہے کہ اس مسند میں ۸۷ صحیح، ۲۰ حسن، ۲۸ ضعیف اور دو نہایت ضعیف احادیث مذکور ہیں، اس میں چھ احادیث ایسی ہیں جن کے راویوں کے حالات معلوم نہیں ہو سکے، اس لئے ان کی صحت کے بارے میں کوئی حکم لگانا مشکل ہے۔

۵۔اس مسند میں یہ بات ملحوظ رہنی چاہئے کہ امام دورقی نے حضرت سعدؓ کی تمام مرویات کا احاطہ نہیں کیا ہے، بل کہ مکررات سمیت کل ۱۲۵ / احادیث بیان کی ہیں اور اسی کے قریب یعنی ۱۲۱ صحاح ستہ کے مؤلفین نے بھی بیان کی ہیں، جن میں مکررات بھی شامل ہیں۔ جب مختلف مسانید، جوامع، مصنفات، معاجم اور اجزا کی طرف رجوع کیا گیا اور ان میں حضرت سعدؓ کی بیان کردہ تمام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرویات کو یک جا کرنے کی کوشش کی گئی تو ان کی تعداد ۲۰۰ سے اوپر پہنچ گئی۔ اس مسند میں مَیں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے منقول فقہی آرا کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

کتاب کی نسبت کی توثیق

مندرجہ ذیل امور کے تحت اس مسند کی نسبت امام دورقی کی طرف ہم قطعیت کے ساتھ کر سکتے ہیں:

۱۔ ابویعلیٰ الموصلی نے اپنی مسند ۲/ ۸۵ میں ایک حدیث امام دورقی سے روایت کی ہے جو مسند دورقی میں بھی موجود ہے، جس کا نمبر ۱۸ ہے۔

۲۔ علامہ ذہبیؒ نے سیر اعلام النبلاء ۱۲/ ۱۳۱ میں امام دورقی کے حالات کے ضمن میں ان کی مسند سے ایک حدیث ابوالفتح محمد بن عبدالرحیم عن عبدالوہاب بن ظافر عن محمد بن عبدالرحمٰن الحفری سے روایت کی ہے اور یہ حدیث مسند میں نمبر ۲۰ پر موجود ہے۔

۳۔ ابن حجرؒ نے ''الفتح'' ۹/ ۳۳۴ اور ''الاصابہ'' ۳/ ۶۱۴ میں ایک حدیث نقل کر کے اسے امام دورقی کی مسند سے ماخوذ قرار دیا ہے، جو مسند سعد بن ابی وقاص میں ۳۵ پر مذکور ہے۔

۴۔ یہ مسند من جملہ ان کتابوں کے ہے جنہیں ابن حجرؒ نے اپنے مشائخ سے پڑھی ہیں، جیسا کہ المعجم المفہرس (ق ۳۰، ۴، نسخہ مکتبہ ازہریہ) میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

> میں نے پہلا جز فاطمہ بنت التنوخیہ سے پڑھا، اس کے علاوہ شیخ ابوالفتح محمد بن عبد الرحیم بن الغرنے مجھے اس کی روایت کرنے کی اجازت دی تھی۔

۵۔ آخری بات یہ ہے کہ اس مسند کے تینوں اجزا کے سرورق پر کتاب کی کچھ اسناد ملتی ہیں جو تمام کی تمام مشہور ائمہ حدیث کی سندیں ہیں۔

مخطوطے کا تعارف

مسند سعد بن ابی وقاص کا یہ مخطوطہ تین حصوں میں ہے، اس کے اوراق کی تعداد ۲۲ ہے، ہر صفحے میں ۲۳-۲۷ سطریں ہیں۔ یہ معروف خط نسخ میں لکھا ہوا ہے، جس کا واحد قلمی نسخہ مکتبہ ظاہریہ دمشق میں محفوظ ہے اور جس کی مائیکروفلم جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کی مرکزی لائبریری میں ہے۔ میرے علم میں اس کے علاوہ کوئی دوسرا نسخہ دنیا میں کہیں موجود نہیں ہے، اس نسخے کے کاتب مشہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امامِ حدیث حافظ علاء الدین ابو القاسم علی بن بلبان بن عبد اللہ مشرف ناصری ہیں، جو ابو الفضل جعفر بن علی الہمدانی سے اس مسند کے راوی ہیں۔ اس نسخے کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ معتبر علما کی ایک جماعت کے سامنے پڑھا گیا، جن میں چند کے نام یہ ہیں:

۱۔ امام، محدث اور مؤرخ علم الدین القاسم بن محمد بن یوسف البرزائی (م۷۳۹ھ)، جنہوں نے ۶۷۹ھ میں اس مسند کو خود اس کے کاتب اور راوی علاء الدین بن بلبان سے پڑھا۔

۲۔ محدث علی بن مسعود بن نفیس موصلی حلبی (م۷۰۴ھ) جنہوں نے شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحیم بن عبد الواحد المقدسی (م۶۸۸ھ) سے جعفر الہمدانی کی روایت سے ۶۸۷ھ میں پڑھا۔

۳۔ امام و محدث عبد اللہ بن احمد بن عبد اللہ المقدسی (م۷۳۷ھ) جنہوں نے بنت امام تقی الدین ابراہیم بن علی الواسطی (م۷۱۶ھ) سے جعفر ہمدانی کی روایت سے پڑھا۔ انہیں اس کی روایت کی اجازت بھی حاصل تھی، اس مجلس کے سماع کے کاتب امام و محدث محمد بن رافع السلامی (م۷۷۴ھ) تھے، یہ ۷۲۴ھ کی بات ہے۔

۴۔ امام فخر الدین عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد الرحمٰن البعلبکی، جنہوں نے اس نسخے کو اپنے دور کے امام اور محدث شہاب الدین ابو العباس احمد بن ابی طالب بن نعمہ بن الشحنہ الحجار (م۷۳۰ھ) سے ۷۲۶ھ میں پڑھا۔

کتاب کی اسناد

یہ مسند خود اس کے کاتب ابو القاسم علی بن بلبان سے بہ روایت جعفر بن علی الہمدانی وابی البیان بن ابن ابی المکارم الحنفی عن ابی عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن الحضرمی عن ابی عبد اللہ محمد بن احمد الرازی عن ابی القاسم عبد الرحمٰن بن المظفر الکحال عن ابی بکر احمد بن محمد المہندس عن ابی الحسن محمد بن الباہلی عن مؤلفہ ابی عبد اللہ احمد بن ابراہیم الدورقی کے واسطے سے ہم تک پہنچتی ہے۔ اس مسند کے تمام راوی مشہور ہیں جن کے حالات زندگی یہ ہیں:

۱۔ ابو القاسم علاء الدین علی بن بلبان المقدسی الناصری، ۶۱۲ھ میں پیدا ہوئے، انہوں نے شام، عراق، مصر میں شیخ القطیعی، شیخ ابن اللتی، شیخ ابن القبیطی اور دوسرے بہت سارے علماء سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیث نبوی سماعت فرمائی، انہوں نے حدیث کی جانب خصوصی توجہ کی، ''العوالی'' کی تخریج کی اور متعدد مفید کتابیں تصنیف فرمائیں، جن میں **المقاصد السنية فی الأحاديث الالٰهية، تحفة الصديق فی فضائل أبی بكر الصديق** اہم اور معروف ہیں، آپ کی وفات ۶۸۴ھ میں ہوئی۔(۱۵)

۲۔ابوالفضل جعفر بن علی ابوالحسن بن ابی البرکات ہبتہ اللہ الہمدانی الاسکندررانی المقری، آپ کی پیدائش ۵۴۶ھ میں ہوئی، آپ نے شیخ الحافظ السّلفی، ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن حضرمی اور ایک جماعت سے حدیث نبوی کی سماعت کی، آپ محدث، حافظ، ثقہ اور بہ کثرت حدیث بیان کرنے والے تھے، آپ کی وفات ۶۳۰ھ میں ہوئی۔(۱۶)

۳۔ابوالبیان بن ابن ابی المکارم بن ہجام بن عبداللہ الحنفی، شیخ ابن صابونی نے اپنی کتاب تکملتہ الکمال الاکمال میں آپ کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ہمارے شیخ ہیں۔آپ نے مصر اور اسکندریہ کے علماء کی ایک جماعت سے سماعِ حدیث فرمایا۔آپ کے اساتذہ میں ابومحمد بن بری النحوی اور ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن حضرمی وغیرہ ہیں۔آپ کی وفات قاہرہ میں ۶۴۳ھ میں ہوئی۔آپ کا مجہول الحال ہونا مسند کی صحت پر اثر انداز نہیں ہوتا، کیوں کہ محمد بن عبدالرحمٰن اسکندرانی سے روایت کرنے میں آپ تنہا نہیں ہیں، بل کہ جعفر بن علی ہمدانی بھی راوی ہیں۔(۱۷)

۴۔ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد الحضرمی الاسکندرانی، آپ ۵۱۴ھ میں پیدا ہوئے، آپ علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، آپ نے ابوعبداللہ محمد بن احمد رازی وغیرہ سے سماعِ حدیث فرمایا۔آپ کی وفات ۵۸۹ھ میں ہوئی۔(۱۸)

۵۔ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم رازی معروف با بن الخطاب، آپ دیارِ مصر میں سند کا درجہ رکھتے تھے، آپ عالم، فاضل اور محدث جلیل تھے۔آپ کی وفات ۵۲۵ھ میں ۹۱ سال کی عمر میں ہوئی۔(۱۹)

۶۔ابوالقاسم عبدالرحمٰنؒ بن المظفر بن عبدالرحمٰن الکحال، ابوعبداللہ محمد بن احمد رازی نے آپ کا تذکرہ اپنی کتاب المشیخہ (۲۰) میں کیا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ امامِ نحو وادبا میں شمار ہوتے تھے، مگر کچھ تذکرہ نویسوں کے مطابق آپ حدیث میں نرم خو تھے، تاہم میں نے آپ کا نام ان لوگوں کے ساتھ سنا ہے، جو صحیح اور معلول میں فرق کرتے تھے، پھر انہوں نے آپ سے اپنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسموعات کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ میرے پاس آپ کی بیان کردہ روایات میں سے مسند سعد بن ابی وقاص، احمد بن ابراہیم دورقی کی تصنیف ہے۔ آپ نے اس کی روایت المنہدس عن الحسن الباہلی کے طریق سے کی ہے۔(۲۱)

۷۔ ابوبکر احمد بن محمد اسماعیل المنہدس، آپ دیار مصریہ کے محدث و معتمد علیہ تھے۔ آپ ثقہ، فاضل اور متقی تھے۔ آپ نے امام بغوی، محمد بن محمد الباہلی اور ان کی جماعت کے اہلِ علم سے روایت کی ہے۔ آپ کی وفات ۵۸۵ھ میں ہوئی۔(۲۲)

۸۔ ابوالحسن محمد بن محمد عبداللہ الباہلی البغدادی، امام، حافظ اور ثقہ ہیں۔ آپ نے ابوعبد اللہ الدورقی اور ان کے طبقہ سے روایت کی ہے۔ آپ کی وفات مصر میں ربیع الآخر ۳۱۴ھ میں ہوئی۔(۲۳)

مسند کی تحقیق میں محقق کا طریقہ کار

مسند سعد بن ابی وقاص کی تحقیق میں اس کے محقق عامر حسن صبری نے مندرجہ ذیل طریقے سے کام کیا ہے:

۱۔ انہوں نے سب سے پہلے اس منفرد قلمی نسخے کی عبارت نقل کی ہے، پھر احادیث کو مرتب کیا ہے، اس کے بعد احادیث کی تعداد لکھی ہے۔

۲۔ مسند کے تمام راویوں کا مختصر تعارف کرایا ہے، اس سلسلے میں انہوں نے زیادہ تر حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی کتاب ''تقریب التہذیب'' پر اعتماد کیا ہے۔

۳۔ مسند کی تمام احادیث و آثار کی وسیع پیمانے پر تخریج کی ہے اور ان کے شواہد و متابعات اکٹھا کرنے میں فراخ دلی سے کام لیا ہے۔

۴۔ انہوں نے مصنف کی اسانید پر ناقدینِ حدیث کے اقوال کی روشنی میں حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا حکم لگایا ہے۔

۵۔ مشکل الفاظ کے معانی لکھے اور ان کی تشریح کی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حوالہ جات

۱۔ سیر اعلام النبلاء: ج۱،ص۹۲-۱۲۴

☆ الاستیعاب: ج۴،ص۱۷۰-۱۷۷

☆ تہذیب الکمال: ص۴۷۸

☆ کنز العمال: ج۱۳،ص۲۱۲-۲۱۳

۲۔ کتاب الانساب: ج۵،ص۳۹۲

۳۔ التہذیب: ج۱،ص۱۰

۴۔ الجرح: ج۲،ص۳۹

۵۔ التہذیب: ج۱،ص۱۰

۶۔ الثقات: ج۸،ص۲۱

۷۔ تاریخ بغداد: ج۴،ص۷

۸۔ سیر اعلام النبلاء: ج۱۲،ص۱۳

۹۔ تذکرۃ الحفاظ: ج۲،ص۵۰۵

۱۰۔ العبر: ج۱،ص۳۵۱

۱۱۔ فہرست ابن خیر: ص۲۷۳

☆ تغلیق التعلیق: ج۳،ص۳۵۹

۱۲۔ فہرست ابن خیر: ص۲۷۴

۱۳۔ التلخیص الحبیر: ج۲،ص۱۹

☆ کنز العمال: ج۱۳،ص۱۱۷-۱۱۸،۱۲۰،۱۲۱،۱۲۴،۱۷۹،۱۸۸

۱۴۔ النکت الظراف علی الاطراف: ج۱۲،ص۴۷۸

۱۵۔ العبر: ج۳،ص۳۵۶

☆ الشذرات: ج۵،ص۳۸۸

☆ مقدمۃ المقاصد السنیۃ

© rasailojaraid.com